# سوال

(187) کیا مردے سلام سنتے اور جواب دیتے ہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب مُردوں کو سلام کہا جائے تو کیا وہ سنتے ہیں، اگر سنتے ہیں تو جواب دیتے ہیں یا نہیں؟ (محمد اسماعیل عابد، موضع ڈاہر تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑا) (۲۵ستمبر ۱۹۹۲ء)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی صحیح حدیث میں بوقت سلام، اموات کے سماع اور پھر جواب دینے کی تصریح موجود نہیں ہے بلکہ قرآنِ مجید میں نفی مصرح ہے۔

وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۲۲ ... سورة الفاطر

''اور تم ان کو جو قبروں میں مدفون ہیں نہیں سنا سکتے۔''

دوسری جگہ ہے:

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ ۸۰ ... سورة النمل

''کچھ شک نہیں کہ تم مردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے۔''

نیز فرمایا:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۵ ... سورة الاحقاف

''اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے۔''

اگر کوئی کہے دعائیہ کلمات میں صیغۂ تخاطب ونداء کا تقاضا ہے کہ مُردوں کو سماعت حاصل ہو، سو اس اشکال کا جواب یوں ہے کہ عربی زبان کا اسلوب ہے کہ مالا یعقل سے بسا اوقات معاملہ ذوی العقول جیسا کیا جاتا ہے جس طرح کہ ہلالی دعاء میں ہے:

'یا بلالُ رَبّي وَرَبُّکَ اللّٰہُ'

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا:

'اِنّي لَاَعْلَمُ اِنَّکَ حَجَرٌ' (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف: ۳۰۶۷)

اسی طرح یہاں بھی سمجھ لیں۔ فقہاء حنفیہ نے بے شمار نصوص میں مردوں کے عدم سماع کی تصریح کی ہے۔ بطورِ امثلہ چند ایک نمونے ملاحظہ فرمائیں۔ علامہ ابن الہمام ''فتح القدیر'' کتاب الجنائز میں فرماتے ہیں:

'ھُنا عِندَ اَکثَرِ مَشَایِخِنا ھُوَاَنَّ المَیِّتَ لَا یَسمَعُ عِندَھُم عَلٰی مَا صَرَّحُوا بِہٖ فِي کِتَابِ الاَیمَانِ فِي بَابِ الیَمِینِ بِالضَّرْبِ۔ لَوحَلَفَ لَا یُکَلِّمُہٗ فَکَلَّمَہٗ مَیِّتًا لَا یَحنَثُ؛ لِاَنَّھَا تَنعَقِدُ عَلٰی مَا یُفھَمُ، وَالمَیِّتُ لَیسَ کَذٰلِکَ لِعَدَمِ السَّمَاعِ۔

(قَولُہٗ وَکَذَا الکَلَامُ) یَعنِيْ اِذَا حَلَفَ لَا یُکَلِّمُہٗ اقتَصَرَ عَلَی الحَیَاۃِ، فَلَو کَلَّمَہٗ بَعدَ مَوتِہٖ لَا یَحنَثُ لِاَنَّ المَقصُودَ مِنہُ الاِفھَامُ وَالمَوتُ یُنَافِیہِ؛ لِاَنَّہٗ لَا یَسمَعُ فَلَا یَفھَمُ۔ انتھی

اور ''فصول فی علم الاصول'' میں ہے:

'لَوحَلَفَ لَا یُکَلِّمُ فُلَانًا وَکَلَّمَہٗ بَعدَ المَوتِ اَوضَرَبَہٗ بَعدَ المَوتِ لَا یَحنَثُ لِعَدَمِ مَعنَی الاِفھَامِ وَالاِیلَامِ'

اور اصول الشاشی میں ہے:

'مَن حَلَفَ لَا یُکَلِّم فُلَانًا فَکَلَّمَہٗ بَعدَ المَوتِ لَا یَحنَثُ لِعَدَمِ الاِسمَاعِ'

اور تفسیر ''جامع البیان'' میں زیر آیت وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ ہے:

'اَیِ الکُفَّارِ الَّذِینَ کَالمَوتٰی لَا یَسمَعُونَ'

اور تفسیر ''جلالین'' میں ہے:

'اَیِ الکُفَّارِ شَبَّھَھُم بِھِم فِي عَدَمِ السَّمَاعِ'

اور بدر کے مقتولین سے نبی ﷺ نے جو خطاب فرمایا تھا اس کا جواب بعض حنفیہ نے یوں دیا ہے:

'وَلَئِن ثَبَتَ فَھُوَ مُختَصٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَیَجُوزُ اَن یَکُونَ ذٰلِکَ لِوَعظِ الاَحیَاءِ لَا عَلٰی سَبِیلِ الخِطَابِ لِلمَوتٰی'

''یعنی اگر یہ قصہ ثابت ہو جائے تو نبی ﷺ کے ساتھ مخصوص ہوگا اور یہ بھی جائز ہے کہ مقصود اس سے زندہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا ہو مردوں کے لیے خطاب نہیں۔'' (فتاویٰ حدیث، ج:۵، ص:۴۴۴)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

# فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:209**

محدث فتویٰ